بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اس دنیا میں کچھ ایسے بھی لوگ بستے ہیں جن کی چاہے جتنی بھی تذلیل کر دی جائے۔ وہ آ جا کر پھر وہیں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کی مثال اس کتے کی مانند ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی سورت الاعراف آیت نمبر ۱۷۵۔۱۷۶ میں آتا ہے۔ ان آیات کی تلاوت حضرت امام جماعت احمدیہ اصلاح پسند نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۷ نومبر ۲۰۱۵ میں فرمائی تھی۔ ان آیات کا ترجمہ یوں ہے۔

"اور انہیں اس شخص کا حال سنا دیجئے جسے ہم نے اپنے نشانات دیئے مگر وہ انہیں چھوڑ نکلا۔ پھر شیطان نے اس کا پیچھا کیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانات کے طفیل اُس کا رتبہ بلند کر دیتے لیکن اس نے تو اپنے آپ کو زمین بوس کر دیا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن گیا، لہٰذا اس کی مثال اس کتے کی سی ہو گئی اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی زبان لٹکائے رہے اور چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے رکھے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو ہمارے نشانات کو جھٹلاتے ہیں، پس آپ اُنہیں یہ حکایتیں سنا دیجئے کہ شاید وہ فکر کریں"۔

اِسی لیے کہتے ہیں کتے کی دم ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہتی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ اس مضمون کو اس طرح بیان فرماتا ہے۔ سورہ محمد آیت نمبر ۲۴۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (۲۵) پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا اُنکے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟

اب ہم ایک ای میل میں اٹھائے گئے ان "خوفناک انکشافات" کی طرف آتے ہیں جس کا محرک یہ مضمون تحریر کرنا ٹھرا۔

ایک صاحب جو علم و عرفان سے قطعی خالی، طرز مخاطب عامیانہ اور ای میلز فورم پر چبوترے کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ مذہبی علم و فہم و فراست کا یہ عالم ہے کہ ایک معمولی سی تحریر کو اُجاگر کرنے کیلئے کسی دوسرے کی بیساکھیوں کا سہارا لیتے ہیں۔ اور عمر کے اس درمیانے حصہ میں بھی اب تک اپنی مذہبی شاہراؤں کا تعین نہ کر سکے۔ کبھی سلطانی کی مداح میں دم بھرتے نظر آتے ہیں۔ تو کبھی قادیانی احمدیوں کے ساتھ یارانے بڑھاتے ہوئے۔ کبھی مرزا صاحب علیہ السلام کی نبوت کے منکر کے خطبے سنتے ہوئے تو کبھی حضرت جنبہ علیہ اسلام مامور من اللہ و مسیح عیسیٰ ابن مریم سے اپنے نئے گھر کیلئے دعائے بابرکت کرواتے ہوئے (بقول خود آپ کے)

الغرض ایمان کے اس اعلیٰ مقام پہ فائز ہیں جس کا اظہار اردو زبان میں کچھ اس طرح سے کیا جاتا ہے۔ جس طرف کو تھال اس طرف کو بینگن۔ یعنی تھالی کا بینگن، چڑھتے سورج کے پجاری۔

ان صاحب کے بقول، کہ اس خاکسار نے یہ "خوفناک انکشاف" ان سے ایک ملاقات کے دوران کیا تھا کہ حضور علیہ اسلام متعدد اجتہادی غلطیوں کا شکار رہے تھے۔ یوں لگتا ہے میرا مضمون "شاہیں کا جہاں اور۔۔۔۔۔۔ کرگس کا جہاں اور" پڑھنے کے بعد موصوف بھن بھناہٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔ جن حقائق کو وہ ڈرامائی انداز میں خوفناک انکشاف کہہ کر سنسنی پھیلانہ چاہتے ہیں۔ اور موکدہ بعذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ تو ایک حقیقت ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔۔۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو۔۔۔وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

محترم خالد واسطی صاحب:۔ یہ صاحب جو آپ کی پڈی پر سوار ہیں ذرا ان سے پوچھئے درماندگی کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ ان صاحب کو بتایئے حضور علیہ اسلام پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلے میں مسلسل اجتہادی غلطیوں کا شکار رہے۔ یہاں تک کہ مرزا مبارک احمد پر اس قدر یقین کر بیٹھے تھے کہ اس کی شدید بیماری میں نکاح پڑھا کر اس کی موت کو ٹالنے کی التجا کرتے رہے۔

محترم خالد واسطی صاحب آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ حضور نے ایک نظم مرزا مبارک کی پیدائش کے بعد لکھی تھی " دیئے ہیں تو نے مجھ کو چار فرزند" اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کی 14 / جون 1899 میں جب مبارک احمد پیدا ہوتے ہیں تو آپ اپنے چوتھے بیٹے کو پیشگوئی مصلح موعود میں دوسرا نشان یعنی زکی غلام یا مصلح موعود سمجھتے رہے۔ اور یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ آپ پر 13 کے قریب مصلح موعود کی بابت الہامات، تیرہ ہی مختلف وقتوں میں نازل ہوئے اور آپ ہر موقع پر اس اجتہادی غلطی کا ہی شکار رہے کہ وہ بیٹا آپ کی نسل میں سے ہو گا۔ اور ایک موقع پر تو اس خوبصورت پاک لڑکے کو پانے کیلئے آپ تیسری شادی کیلئے رشتہ تلاش کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔۔۔ جو ہو گا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا۔۔ دکھاؤں گا اک عالم کو پھیرا

مرزا مبارک کی پیدائش سے دو سال قبل 1897 کو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ایک بشارت دی " اور میرے رب نے اپنی رحمت سے مجھے ایک چوتھے کی خوشخبری دی ہے۔ اور فرمایا وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا" اور آپ علیہ السلام نے مندرجہ بالا شعر میں اسی بشارت کا ذکر فرمایا ہے۔ جسے آپ نے اجتہاد کی غلطی کے نتیجے میں اپنے چوتھے صلبی بچے یعنی مرزا مبارک احمد پر چسپاں کر دیا تھا۔ اور پھر مرزا مبارک احمد کی وفات کے بعد حضور علیہ اسلام کی اجتہادی غلطیاں روز روشن کی طرح عیاں ہو گئیں کیونکہ بشارتوں کا سلسلہ تو جاری رہا پر نرینہ اولاد کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ پر آپ علیہ اسلام کی وفات کے بعد خوشامدی اور دنیادار صحابیوں نے آپ کے اس شعر کو مرزا محمود کے کھاتے میں ڈال دیا باپ کا مال سمجھتے ہوئے۔

محترم واسطی صاحب آپ تو اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے بے جا تقدس کے نام پر اسلام کا کس قدر بیڑا غرق کیا ہے۔ اور اب یہ نادان احمدی بھی اسی ڈگر پہ چل نکلے ہیں۔ اگر آج حضور علیہ السلام بذات خود زندہ ہو کر ایک لمحے کیلئے آ جائیں اور فرمائیں۔ ُاوہو یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو میرا بیٹا محمود ہی مصلح موعود ہے۔ تو ہم حضور علیہ السلام سے کہیں گے کہ حضور یہ ہیں آپ کے الہامات اور یہ ہے آپ کی کتاب قرآن۔۔۔۔۔ لیجئے اور ثابت کیجئے۔

یقیناً حضور علیہ الاسلام یہی فرمائیں گے کہ بشارت کے بعد ہی مبشر وجود جس کی خدا بشارت دیتا ہے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ میں نے کب مرزا مبارک احمد کی وفات کے بعد اپنے کسی صلبی یا تخمی بچے پر اس پیشگوئی کو چسپاں کیا تھا۔ خالد واسطی جواب دو مجھے اور میری جماعت کے لوگوں کو۔

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے پھر سو سو حجاب

اسی سلسلے میں امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں خاکسار نے حضور علیہ السلام سے ہوئی انہی اجتہادی غلطیوں کے سلسلے میں ایک سوال قائد جماعت احمدیہ اصلاح پسند سے کیا تھا۔ کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی اجتہادی غلطیوں کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے تقویٰ سے عاری قادیانی بھائی

نہایت چراغ پا ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے تو بند کمروں کے بنے ہوئے خلیفے تمام غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اس سوال کا جواب آپ الغلام ڈاٹ کام پر آویزاں ویڈیوں میں بخوبی تلاش کر سکتے ہیں۔ آپ اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے فہم کو اپنے قابو میں لے کر آپ سے یہ اجتہادی غلطیاں کروائیں اور ان غلطیوں سے آپکی صلبی اولاد اور بعض دنیادار صحابیوں کی ایک آزمائش کا پہلوں پیدا کرنا خدا تعالیٰ کو مقصود تھا۔ اِس قسم کی اجتہادی غلطیوں سے مہدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مقام و مرتبہ پر کوئی فرق نہیں پڑا ہے کیونکہ اس قسم کی اجتہادی غلطیاں نبیوں سے ہو جایا کرتی ہیں۔

اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک خلیفہ کے کلام سے مسلسل آنے والے کی نوید مسرت اس کی شاعری میں اس سے تحریر کرواتا رہا اور وہ نا سمجھتے ہوئے لاعلمی میں یعنی لاشعوری طور پر آنیوالے کی تصدیق کرتا چلا گیا۔

میرے نیم عاقل دوست، اس بات کا اظہار نہایت ہی غم و غصہ سے اپنی بیساکھیوں کے سہارے فرما رہے ہیں۔ ان کے رویے کو دیکھ کر مجھے پاکستان کے وہ انتہائی جاہل ترین لوگ یاد آ گئے جو قرآن کو غلافوں میں لپیٹ کر طاق میں سجا دیتے ہیں۔ اور اس کو پھر چومتے چاٹتے زندگی گذار دیتے ہیں۔ اور اس کی ذرا سی بھی بے حرمتی پر معصوم انسانوں کو زندہ جلا دیتے ہیں۔ پر اس کے علاوہ کچھ ایسے خبیث لوگ بھی ہوتے ہیں جو قرآن یا ناموس رسالت کا بہانہ بنا کر دوسرے کو اپنے مکروہ عزائم کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ ان صاحب کی بیساکھیوں کے سہارے ڈولتی ہوئی ای میل پڑھ کر مجھے ایک شرارت کی بو محسوس ہوئی۔ لہذا میں نے اس کا جواب لکھنے کا ارادہ کیا۔ تاگرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور سہی۔

آج جو لوگ امام مہدی کے نام پر اس قدر غیرت کا اظہار کر رہے ہیں کیا انہوں نے امام مہدی علیہ اسلام کی کسی کتاب، کسی الہام کو بھی کھول کر سمجھنے کی کوشش کی ہے یا اہل آسلام کی طرح قرآن کو غلافوں میں بند کر کے اور عیسی کو آسمان پر چڑھا کر سو جانے میں ہی عافیت جانی ہے۔

اب آتے ہیں اجتہادی غلطیوں کے مضمون کی طرف۔ یہ مضمون قدرے دقیق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بیان کردہ مفہوم کو سمجھنے میں آپ کی راہنمائی فرمائے۔ آپ حضور علیہ اسلام روحانی خزائن جلد پندرہ صفحہ 231-232 پر فرماتے ہیں۔

,,تخمیناً عرصہ بیس برس کا گذرا ہے **کہ مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا** اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ **تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے** اور اس جگہ یہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کے متعلق علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پہ پوری ہو گی۔ سو جس قدر اُلیاء اور ابدال مجھ سے **پہلے گذرے ہیں کسی نے اُن میں سے اپنی تیئں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔** اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے۔ لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھے یہ بتلایا گیا کہ اس آیات کا مصداق تو ہے۔ اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ہو گی۔"

اب آپ ذرا غور فرمایئے آپ فرماتے ہیں "تخمیناً عرصہ بیس برس کا گذرا ہے"......یعنی آپ علیہ اسلام کے دعوی سے بھی قبل آپ کو اللہ نے یہ الہام کر دیا تھا۔-------۔ اور آگے آپ فرماتے ہیں" تامیرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے "کیا آپ کے دور میں اور آپ کے ہاتھ پہ یہ غلبہ انجام پذیر ہوا۔ آپ کے بعد تو جماعت کا چوتھا خلیفہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے کسی آنے والے کی راہ میں روڑے

اٹکاتے اٹکاتے جہاں سے رخصت ہو گیا۔ عصر بیمار کا ہے مرض لادوا۔۔۔ کوئی چارہ نہیں اب دوا کے سوا۔ یہ غلبہ اسلام کے بعد والے خلیفہ صاحب ہیں جن کو جماعت میں عصر بیمار وراثت میں نصیب ہوا۔ کہاں **لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ کے الہامات اور کہاں عصر بیمار کی وراثتیں۔**

پھر آگے آپ علیہ اسلام فرماتے ہیں:۔

"اور اس جگہ یہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کے متعلق علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پہ پوری ھو گی"

کس کے ہاتھ پر پوری ہو گی محترم قارئین کرام.... مسیح موعود کے ہاتھ پر۔ اے عقل کے اندھو، زمانہ جہالت کے باسیو، موکدہ بعذاب اور مباہلوں کے پوجنے والو!!! ایک غیر احمدی مسلمان کو کیا جواب دوگے جو حق کا طالب ہے تم سے پوچھتا ہے وہ۔

کیا مرزا غلام احمد وہی مسیح موعود تھے **جس کے ہاتھ پر غلبہ اسلام ظہور پذیر ہونا تھا؟؟؟**

سچ سچ بتاؤ اگر نہ بن سکا تم سے کوئی جواب۔۔۔ تو جہاں کو یہ منہ دکھاؤ گے کہ بھی یا نہیں

میرے بھولے بھالے احمدی دوستو اقبال یہ جو فرماتے ہیں:۔

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں۔۔۔۔ محو حیرت ہوں دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

اس شعر کا توپس منظر ہی قرآن پاک کی وہ آیت تھی جو حضور علیہ السلام پر الہامی طور پر بھی نازل ہوئی تھی جسے آپ مرزا صاحب علیہ السلام اور اقبال اور دیگر علماء حضرت مسیح جو آسماں پر بیٹھے ہوئے تھے کے حق میں ایک عظیم الشان پیشگوئی قرار دے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور علامہ اقبال بھی اس قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی کو آمد مسیح پر پورا ہوتے دیکھ رہے تھے۔ اور ان عظیم الشان نظاروں کو قرآن کی اس آیت کے مطابق اسلامی دنیا میں وقوع پذیر ہوتا ہوا دیکھ رہے تھے کیونکہ آپ حضور علیہ اسلام کے نہ ماننے والوں میں شامل ہو چکے تھے۔ جس کی جھلک آپ کی شاعری سے خوب جھلکتی ہے۔

دلیلِ صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی! افق سے آفتاب اُبھرا، گیادورِ گراں خوابی

عطا مومن کو پھر درگاہ حق سے ھونے والا ھے شکوہِ ترکمانی، ذہن ہندی، نطق اعرابی

حضرت امام مہدی علیہ اسلام فرماتے ہیں۔

"هُوَ الَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُونَ۔ (الصف آیت 10) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ اسلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقدار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ جلد ۱ صفحہ نمبر ۵۹۳)

اے نادانوں مجھے بتاؤں حضرت امام مہدی علیہ اسلام تو فرماتے ہیں" اور جب حضرت مسیح علیہ اسلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقدار میں پھیل جائے گا"

حضرت مسیح علیہ السلام کہاں سے دنیا میں تشریف لائیں گے ؟؟؟؟؟ کیا حضرت مسیح تشریف لے آئے ہیں ؟؟ کیا مرزا صاحب علیہ السلام ہی وہی مسیح تھے جن کے بارے میں قرآن نے غلبہ اسلام کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اب تمہاری زبانوں کو کیا ہو گیا ؟؟ کیا کہا ؟؟؟؟ کچھ سنائی نہیں دیا۔ میرے دوست یہ وہ علم ہے جو کانوں سے نہیں عقل سے سنائی دیا جاتا ہے۔۔ پر تمہارے پاس اس عقل ہی کا تو فقدان ہے۔

عاقل کا یہاں پر کوئی کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں

تو بتائیں محترم خالد واسطی صاحب :۔ جلدی کریں ، آپ نے میری کسی بھی ای میل میں اٹھائے گئے کسی بھی علمی دلیل کا قرآن ،احادیث ،الہامات مسیح یا تحریرات سلطان القلم کی روشنی میں جواب نہیں دیا۔ اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے۔ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے۔ سوائے ایک "علیہ اسلامی" مراثی سے اپنی فتح کا ڈھول پٹوانے کے۔ جو میرے مضمون کے آتے ہی گھنگھروں پہن کر لہک لہک کر ڈھول کی تھام پر آپ کی مدح میں گیت گانا شروع کر دیتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان مراثی صاب پر رحم فرماتے ہوئے ان کی حضور پر نور سے ملاقاتیں کھلوا دیں گے۔ اللہ آپ کو اس نیک کام پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان بیچاروں نے امورِ عامہ کے قادیانی بلوائیوں کے ہاتھوں بڑی تکلیفیں کاٹی ہیں۔

مذکورہ بالا بیان 1884 کا ہے یہ وقت تھا جب آپ علیہ السلام نے اپنی ماموریت کا کوئی بھی دعویٰ نہیں فرمایا تھا۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ بذات خود حیات مسیح کے قائل تھے۔ اور حضرت مسیح کے آسمان سے آنے کے منتظر تھے جبکہ آپکے ہم عصر سر سید احمد خان وفات مسیح کے قائل تھے۔ چونکہ سر سید احمد جدید اور سائنسی تعلیم کے حامی تھے اور بذات خود بھی ایک نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان تھے اس لئے وہ عقل اور شعور کے اوپر اس عقیدہ کی نفی کرتے تھے۔

جبکہ مرزا صاحب کا حیات مسیح کا قائل ہونا اور نزول مسیح کا انتظار نہ صرف رائج الوقت مذہبی عقیدہ کی بنا پر تھا بلکہ آپ سے گذشتہ مجددین اکرام کے عقیدے کی تقلید بھی تھا۔

یہ بھی وہ اجتہادی غلطی تھی جو آپ علیہ السلام سے ہوئی اور آپ خود کو وہ مسیح عیسیٰ ابن مریم سمجھتے رہے جس کے ہاتھ پر غلبہ اسلام کا کام انجام پذیر ہونا تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کے فہم و فراست میں اضافہ فرمایا۔ جہاں آپ علیہ اسلام کو وہ علم اور ہدایت عطا فرمائی جسکی بنا پر آپ نے تیرہ سو سال سے رائج باطل عقیدہ کو عقل و سائنس سے نہیں بلکہ آیات قرآنی سے باطل کر دکھایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہدویت یعنی وہ خاص ہدایت بخشی جس پر آپ پہلے قائم نہ تھے۔ بالکل اسی طرح جیسے حضرت عبد الغفار جنبہ علیہ اسلام بھی اپنے بچپن میں مرزا محمود کے باطل دعویٰ مصلح موعود کو ہی مانتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ صرف وفات مسیح کے قرآنی علم سے نوازا گیا بلکہ غلبہ اسلام کے قرآنی الہام ہی کے سلسلے کی ایک دوسری تفصیلی پیشگوئی 20 فروری 1886 عطا فرمائی۔ جسے پیشگوئی مصلح موعود یا پیشگوئی زکی غلام مسیح الزماں بھی کہا جاتا ہے۔

اور آپ علیہ السلام اس بات کو خوب جان گئے تھے کہ آپ وہ مسیح ابن مریم ہرگز نہیں تھے جسے خدا نے اس قرآنی آیت کا مصداق بنانا تھا اور جس کے ہاتھ سے غلبہ عظیم کا کام ظہور پذیر ہونا تھا۔ اور جس کے بارے میں اقبال بھی خوش فہمی کا شکار ہو گئے تھے۔

لیکن اگر کوئی ان اجتہادی غلطیوں کو نہ سمجھ سکا تو وہ آپ کی محمودی جماعت تھی جنہوں نے ان اجتہادی غلطیوں کے اوپر اپنے خلافتی محل تعمیر کئے اور خلافت کے نام پر اپنی خاندانی گدی (اصلاًبلائے دمشق) کی تزئین اور بناؤ سنگار کیا۔ اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا کے نعرے بلند کئے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

واسطی صاحب ذرادل تھام کر پڑھیے گا۔

"......کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا درجہ رکھتا ہوں............اس لئے وہ جزاور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں" روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 316-317

جی محترم واسطی صاحب۔

اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کام کیا

آخر تمہارے اُس بیمار مصلح موعود نے تمہارا ہی کام تمام کر دیا۔ اے نادانوں ان تحریروں کو غیر احمدی مخالفین کے سامنے رکھو جو حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی سخت تذلیل کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ مسیح تھے بقول آپ کے خدا کے الہام کے وارث تھے تو دکھاؤ غلبہ اسلام۔ تم تو وہ لوگ ہو جنہوں نے غلبہ اسلام کی دوسری پیشگوئی 1886 کبھی غیر احمدیوں تک پہنچنے ہی نہیں دی۔ اور نہ ہی تم میں اتنی جرات ہے کہ تم ان مخالفین کا منہ یہ تحریر دکھا کر بند کرتے "۔ **خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا درجہ رکھتا ہو.........."....** اور ان کو اس کی تشریح کر کے بتاتے۔

پر تم لوگ تو غلبہ اسلام کی دوسری تفصیلی پیشگوئی میں بیان فرمودہ مجرم لوگ ہو تمہیں ان چیزوں سے کیا غرض۔

حضرت مرزا صاحب علیہ اسلام کو یہ الہام ہوا جو تذکرہ میں درج ہے:۔۔۔ **"سو سال تے ماں مر گئی"**
اس الہام میں 1914 سے شروع ہونے والی خاندانی ملوکیت کی طرف اشارہ ہے جس کی ماں آپ کے خلیفہ ثانی تھے جو سو سال کی ملوکیت کے بعد اب دم توڑ چکی ہے۔ الحمد للہ حضرت امام مہدی علیہ اسلام کو اللہ نے الہامی کلام میں یہ خوشخبری بھی دی

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" فسبحان الذی اخذ الاعادی۔ پاک ہے وہ خدا جس نے دشمنوں کو ذلیل کیا۔

الحمد اللہ والشکر للہ حمداً وشکراً کثیراً

والسلام

ڈاکٹر مقصود احمد

امیر جماعت احمدیہ اصلاح پسند یو-کے

29/11/2015